جو بچھڑ کے منظروں کو عکسِ ثانی دے گیا

(سید محمد ذوالکفل بخاری کے لیے)

یونس عدیمؔ

لوٹ آنے کی خبر اپنی زبانی دے گیا
منتظر رہنے کی عادت پھر پرانی دے گیا

تتلیاں، پھولوں کی رنگت اور خوشبو سونپ کر
جانے والا کتنی مشکل پاسبانی دے گیا

سرمئی یادوں کا بادل کس قدر تھا مہرباں
دھوپ کے اِس دشت میں جو سائبانی دے گیا

دور سے آیا مسافر ہاتھ میں مٹی لیے
سنگِ مرمر کے مکیں کو کیا نشانی دے گیا

جس طرف دیکھوں وہی چہرہ نظر آئے عدیمؔ
جو بچھڑ کے منظروں کو عکسِ ثانی دے گیا

☆☆☆